بچوں کی سرپرستی کا طریقہء کار

بحوالہ

قانون والیان وبچگان 1890ئ، فیملی کورٹس ایکٹ 1964ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلئے وزارت قانون' انصاف
اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کیلئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

بچوں کی سرپرستی کا طریقہء کار

سوال 1۔ بچوں کی سرپرستی سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ اس سے مراد والدین کے درمیان کسی جھگڑے، ان کی غیر موجودگی یا نا اہلیت کی وجہ سے نابالغ بچوں کی ذات اور جائیداد سے متعلق سرپرست کا تعین ہے۔

سوال 2۔ کون سے افراد بچوں کی سرپرستی کے اہل ہیں؟

جواب۔ قانون کے مطابق نابالغ بچے کی ذات کی دیکھ بھال اس کی ماں، نانی یا دوسرے مادری رشتہ داروں کی ذمہ داری ہے، جبکہ جائیداد کی سرپرستی کا پہلا حق دار اس کا باپ ہوتا ہے، پھر وہ جس کے نام باپ نے وصیت کی ہو اور پھر دادا۔

سوال 3۔ ان افراد کی غیر موجودگی کی صورت میں بچوں کی سرپرستی کا تعین کس طرح کیا جاتا ہے؟

جواب۔ ان افراد کی غیر موجودگی کی صورت میں ولی کے طور پر کسی شخص کا تقرر قانون ولیان و بچگان 1890ء کے تحت عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے عدالت قومی اخبارات کے ذریعے متعلقہ بچے کی سرپرستی کے متعلق اطلاع دیتی ہے کہ اگر کوئی فرد بچے کی ذات یا جائیداد کے متعلق سرپرستی حاصل کرنا چاہتا ہے تو عدالت سے رجوع کرے۔ اس کے بعد عدالت جس فرد کو بھی بچے کے مفاد میں مناسب سمجھے ولی مقرر کرسکتی ہے۔

سوال 4۔ بچے کی سرپرستی سے متعلق درخواست کہاں دی جاسکتی ہے؟

جواب۔ بچے کی ذات کی سرپرستی سے متعلق درخواست اسی عدالت میں دی جاسکتی ہے جہاں بچہ رہتا ہو جبکہ بچے کی جائیداد کی سرپرستی سے متعلق درخواست ہر اس عدالت میں دی جاسکتی ہے جہاں بچہ رہتا ہو یا متعلقہ جائیداد واقع ہو۔

سوال 5۔ عدالت کن افراد کو ولی مقرر کرسکتی ہے؟

جواب۔ عدالت درج ذیل افراد کو ولی مقرر کرسکتی ہے:

(1) ایسا شخص جو بچے کی سرپرستی کا خواہش مند یا دعوے دار ہو۔

(2) بچے کا کوئی قریبی رشتہ دار۔

(3) محکمہ مال کا بااختیار افسر جس کی حدود میں بچہ رہائش پذیر ہو یا اس کی جائیداد واقع ہو۔

سوال 6۔ کیا عدالت بچے کی جائیداد کے لیے ایک سے زیادہ ولی مقرر کرسکتی ہے؟

جواب۔ اگر عدالت مناسب سمجھے تو بچے کی جائیداد سے متعلق ایک سے زیادہ ولی مقرر کرسکتی ہے۔

سوال 7۔ بچے کے ولی کا تقرر کس بنیاد پر کیا جاتا ہے؟

جواب۔ ولی کا تقرر بچے کی عمر، جنس اور مذہب کے علاوہ ولی کی اخلاقی و مالی حیثیت، بچے کے ساتھ اس کی رشتہ داری اور بچے کے ساتھ اس

کے موجودہ یا سابقہ تعلق وغیرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ اس طرح اگر بچہ کسی فریق کو ترجیح دینے کی سمجھ بوجھ رکھتا ہو تو عدالت اس پر بھی غور کر سکتی ہے۔

سوال 8۔ کیا شادی شدہ بچی کے لئے عدالت اس کے شوہر کے علاوہ کسی اور کو ولی مقرر کر سکتی ہے؟

جواب۔ اگر بچی شادی شدہ ہو اور اس کا شوہر عدالت کی رائے میں اس کا ولی بننے کے لئے موزوں ہو تو عدالت کسی اور شخص کو اس کی ذات یا جائیداد کا ولی مقرر نہیں کر سکتی۔

سوال 9۔ ولی کی کیا ذمہ داریاں ہوتی ہیں؟

جواب۔ ولی کی ذمہ داریاں درج ذیل ہیں:

(1) بچے کی جائیداد کا ولی پابند ہوتا ہے کہ وہ اپنی سرپرستی میں موجود جائیداد کے بارے میں کم از کم اتنی احتیاط کا مظاہرہ کرے جو ایک عام انسان اپنی جائیداد کی کرتا ہے۔

(2) ولی جائیداد سے متعلق ایسے سارے اقدامات عمل میں لا سکتا ہے جو اس کی حفاظت اور مفاد کے لئے ضروری ہوں۔

(3) اگر ولی کا تقرر وصیت کے تحت ہوا ہو تو بچے کی غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی، فروخت یا تبادلہ وغیرہ کے اختیارات وصیت میں عائد کردہ پابندیوں کے مطابق ہوں گے۔ اگر عدالت کی طرف سے ولی مقرر کیا گیا ہو تو عدالت اسے تحریری حکم کے ذریعے جائیداد کو استعمال کرنے کی اجازت دے سکتی ہے۔

سوال 10۔ کیا عدالت نامزد شدہ ولی کو معطل کر سکتی ہے؟

جواب۔ عدالت درج ذیل وجوہات کی بناء پر نامزد شدہ ولی کو معطل کر سکتی ہے:

(1) امانت میں خیانت کرنا۔

(2) ذمہ داریاں ادا کرنے میں نااہلی کا مظاہرہ کرنا۔

(3) بچے کے ساتھ برا رویہ اختیار کرنا یا مناسب دیکھ بھال نہ کرنا۔

(4) عدالت کے کسی حکم کو نہ ماننا۔

(5) کسی ایسے جرم میں ملوث ہونا جس سے بچے کی تربیت پر اثر پڑتا ہو۔۔

(6) عدالت کے دائرہ اختیار سے ولی کی رہائش کا ختم ہونا۔

(7) جائیداد کا ولی ہونے کی صورت میں اس شخص کا کنگال ہو جانا۔

سوال 11۔ ولی کے اختیارات کن صورتوں میں ختم ہو جاتے ہیں؟

جواب۔ درج ذیل صورتوں میں ولی کے اختیارات ختم ہو جاتے ہیں:

(1) ولی کی وفات کی صورت میں۔

(2) عدالت کی طرف سے بچے کو اپنی نگرانی میں لینے سے۔

(3) بچے کے بالغ ہوجانے سے۔

(4) بچی کی صورت میں اس کی شادی ایسے شخص سے ہونے سے جو اس کا ولی بننے کا اہل ہو۔

(5) بچے کا باپ نااہل ہو تو ایسی نااہلیت ختم ہوجانے سے۔

سوال 12۔ ولی کو بچے کی تحویل سے متعلق کیا حقوق حاصل ہیں؟

جواب۔ اگر کوئی بچہ ولی کی تحویل سے نکل جائے یا کوئی فرد بچے کو ولی کی تحویل سے نکال کر لے جائے تو ایسی صورت میں عدالت بچے کو واپس اس کی تحویل میں دے سکتی ہے۔

سوال 13۔ کیا ولی بچے کو عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر لے جاسکتا ہے؟

جواب۔ ولی ان مقاصد کے علاوہ جن کے لئے عدالت نے باقاعدہ اجازت دی ہو' بچے کو عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر نہیں لے جاسکتا ایسا کرنے کی صورت میں اسے 1000 روپے تک جرمانے یا 6 ماہ تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے۔

سوال 14۔ بچے کی سرپرستی سے متعلق عدالتی حکم کو نہ ماننے کی کیا سزا ہے؟

جواب۔ جس فرد کی تحویل میں بچہ ہو اگر وہ اس کی سرپرستی سے متعلق کسی عدالتی حکم کی نافرمانی کرے تو اسے 100 روپے تک جرمانے کی سزا دی جاسکتی ہے جبکہ نافرمانی برقرار رہنے کی صورت میں اضافی جرمانہ 10 روپے روزانہ کے حساب سے کل 500 روپے تک اور قید تاوقتیکہ عدالتی حکم کی تعمیل کا اقرار نہ کرے۔

سوال 15۔ بچوں کی سرپرستی کے طریقہء کار سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی بچوں کی سرپرستی کے طریقہء کار سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون وانصاف کمیشن' حکومتِ پاکستان' سپریم کورٹ بلڈنگ' اسلام آباد' فون نمبر 051-9220483۔ فیکس نمبر 051-9214416' ای میل ljcp@ljcp.gov.pk' ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk ۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس ؑ 1379 اسلام آباد' فون نمبر 739-739-111' ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) فیملی کورٹس ایکٹ 1964ء۔